(۳۸)

۳۹۹-۳۹۷/۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابل احترام مفتی صاحبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جناب عالی چند مسائل کا مفصل و مدلل جواب مطلوب ہے

۱۔ تبلیغی مرکز رائے ونڈ کا سالانہ اجتماع رائیونڈ شہر سے باہر تقریباً ۱/۲ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک کھلے میدان میں ہوتا ہے۔ درمیان میں کچھ کھیت۔ کچھ بنجر زمین۔ اور ایک فیکٹری ہے جو زیر تعمیر ہے۔ اجتماع کے موقع پر وھاں کثیر مجمع اور ضرورت کی ہر شئے میسر ہوتی ہے۔ اجتماع کے ایام ہیں وھاں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔ وھاں نماز جمعہ کی صحت کا کیا حکم ہے۔ کیا یہ میدان فناء شہر میں سمجھا جائیگا۔

دوسری بات! ضلع سیالکوٹ کا ایک دیہات کلولیاں جو کہ قصبہ نما ہے جس میں آبادی خوب ہے بلکہ زندگی کا ہر سامان وھاں دستیاب ہے اس گاؤں میں بلیشمار مساجد میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے۔ اس گاؤں سے کچھ دور ایک چھوٹا سا دیہات ہے جسمیں تقریباً "۲۰۰" مکانات ہیں ضروریات زندگی مکمل دستیاب ہیں تھانہ۔ اس دیہات میں تھانہ نہیں ہے۔ اس کیلئے تحصیل ڈسکہ میں آنا پڑتا ہے اس چھوٹے دیہات میں نماز جمعہ ادا ہو سکتی ہے یا نہیں۔ چھوٹے دیہات والے اس جگہ نماز جمعہ ادا کرنے پر مصر ہیں۔ بطور دلیل رائے ونڈ اجتماع میں نماز جمعہ کی ادائیگی کو پیش کرتے ہیں لیکن بڑے دیہات کے ایک مولوی صاحب ان کو روکتے ہیں کہ اس جگہ نماز جمعہ ادا نہیں ہو سکتی بوجہ شرائط کے نہ ہونے سے۔ آپ مسئلہ کی وضاحت فرمائیں واضح رہے دونوں دیہاتوں کے درمیان ۱-۲ کھیت حائل ہیں۔ چھوٹے دیہات والے بڑے دیہات والے راستے سے گذر کر داخل ہوتے۔ یعنی ایک اعتبار سے چھوٹے دیہات والے، بڑے دیہات کا ہی حصہ ہیں وھاں سے منتقل ہو کر اپنی اپنی زمینوں پر آباد ہو گئے وھاں مسجد بنالی۔ ہوتے ہوتے یہ آبادی ایک دیہات کی سی شکل اختیار کر گئی۔

۲۔ زید ایک کاشتکار ہے اس نے بینک سے قرض لے کر ٹریکٹر لیا۔ پھر آہستہ آہستہ وہ قرض بمعہ سود اتار دیا۔ جو پیسہ قرضہ میں ادا کیا وہ زمین ٹھیکے پر دینے سے حاصل ہوا ہے۔ اس کیبعد زید نے ٹریکٹر بیچ کر کاروبار شروع کیا کچھ عرصہ کیبعد کاروبار میں خسارہ ہونے کی بناء پر دوبارہ بینک سے قرض لے کر کاروبار میں شامل کیا۔ اب دریافت طلب مسائل یہ ہیں۔

۱۔ اس کاروبار سے حاصل ہونے والی کمائی کا کیا حکم ہے؟ اس حال میں کہ اس کمائی میں اس کی سابقہ زمین سے حاصل شدہ کمائی بھی شامل ہے۔

۲۔ اس کاروبار سے حاصل شدہ کمائی کا کیا مصرف ہے؟ کیا دینی مدارس کے طلباء کو دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر زید یہ کمائی اپنے بھائی کو دے جو کہ طالب علم ہے اور اس کا بھائی اس رقم کو اس طرح استعمال کرتا ہے کہ وہ کسی سے قرض لیتا ہے اور اس قرض کو اس رقم سے اتارتا ہے جو اس کے بھائی نے دی تھی۔

اسطرح اگر کوئی فرد ثالث یہ حیلہ کرے کہ قرض لے کر اس طالب علم کو دے اور اپنے قرض کو اس رقم سے اتارے۔

۴۔ بینک کے کونسے اکاؤنٹ سود سے بری ہوتے ہیں مطلب اگر مسجد یا مدرسہ کی رقم بینک میں رکھنی ہو تو کس میں رکھیں بعض کہتے ہیں کہ "المیزان بینک" سود سے پاک ہے لہذا اس میں اکاؤنٹ کھلوانا چاہیے اور اسی سے قرض وغیرہ لینا چاہیئے اور اسطرح الفلاح بینک کے بارے میں سنا ہے۔ آپ واضح فرمائیں۔

فقط والسلام

محمد راشد

متعلم مدرسہ عربیہ رائیونڈ

۲۶ ذلقعدہ سنہ ۱۴۲۷ھ

جواب ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Date

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ رائے ونڈ شہر میں وہ جگہ جہاں اجتماع ہوتا ہے وہ فناءِ مصر میں شامل ہے، اس لیئے وہاں نمازِ جمعہ جائز ہے، جہاں تک سیالکوٹ کے اس مذکورہ دیہات کا مسئلہ ہے تو ذکر کردہ صورتحال سے اسکی کیفیت ایک چھوٹے قصبہ کی معلوم ہوتی ہے اس لیئے وہاں نمازِ جمعہ پڑھنا جائز نہیں، نمازِ جمعہ کے لیئے شہر ہونا، یا قریۂ کبیرہ ہونا (بڑا گاؤں) جہاں ضروریاتِ زندگی مکمل دستیاب ہوں، اسی طرح وہاں تھانہ ہو، قاضی ہو، ڈاکٹر وغیرہ دستیاب ہوں تو وہاں نمازِ جمعہ جائز ہے، مزید تفصیل قرب و جوار کے بڑے ماہر علماء کرام و مفتیانِ کرام حضرات سے دریافت کی جائے، اور وہ حضرات گاؤں کی حالت دیکھ کر جو فیصلہ کریں اسی پر عمل کیا جائے۔

۲۔ سود پر قرض لینا چاہے بینک سے ہو یا کسی بھی طرح ہو حرام ہے، البتہ اس رقم سے جو کاروبار وغیرہ کیا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی کمائی حلال ہے۔

۳۔ کاروبار سے حاصل ہونے والی کمائی خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور طلباء کو بھی دی جا سکتی ہے۔

۴۔ زید یہ رقم اپنے بھائی کو قرض اتارنے کے لیئے دے سکتا ہے، کسی حیلہ کی ضرورت نہیں۔

۵۔ شدید ضرورت کے وقت کسی بھی بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ کھولنے کی گنجائش ہے، جہاں تک مذکورہ بینکوں کا تعلق ہے تو تا حال اس پر اطمینان اور اعتماد کا اظہار نہیں فرمایا، اس لیئے ان سے معاملہ کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

للعبارۃ الاولیٰ: "أما المصر الجامع فشرط وجوب الجمعة، فشرط صحة ادائها عند أصحابنا حتى لا تجب الجمعة إلا على أهل المصر ومن كان ساكناً في توابعه، وكذا لا تصح اداء الجمعة إلا في المصر وتوابعه،" ولا تجب على اهل القرى التي ليست من توابع المصر ولا يصح اداء الجمعة فيها"۔

(البدائع الصنائع: كتاب الصلوٰة، شرائط الجمعة: ۱/۵۸۳: رشيدية)۔

۲۔ "وتقع فرضا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها أسواق..... وفيما ذكرنا اشارة إلى أنه لا تجوز في الصغيرة ليس فيها قاضٍ ومنبر وخطيب۔"

(رد المحتار: كتاب الصلوٰة، باب الجمعة، ۲/۱۳۸: سعيد)۔

للعبارۃ الثانية: "عن جابر لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربوٰا، وموكله وكاتبه وشاهديه وقال: هم سواء۔"

(مسلم، كتاب البيوع، ۲/۲۷: قديمى) فقط۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: ڈاکٹر رائد عالم بن خورشید عالم

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

۴/۱/۲۸ھ

الجواب صحیح

[signature]

الجواب صحیح

[signature]

۱۵/۱/۲۸ھ

جامعہ فاروقیہ دارالافتاء شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی پاکستان